خُطبۂ جُمعۃ المُبارک

ہفت روزہ

عقیدۂ ختمِ نبوت

آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں

پیشکش

ادارہ ضیاء مدینہ

مدیر: مفتی محمد سیف اللہ باروی

معاون: حافظ احمد فرحان سعیدی

/BarviIslamicInfo

0345 6419442

ختمِ نبوت زندہ باد

عقیدۂ ختم نبوت آیاتِ مبارکہ کی روشنی میں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا قطعی اور یقینی ہے، یہ حقیقت کتاب اللہ عزوجل، سنتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ اس پر قرآنِ مجید کی صریح آیات بھی موجود ہے اور احادیث تواتُر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور امت کا اجماعِ قطعی بھی ہے، ان سب سے واضح ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد کسی کو نبی مانے یا کسی اور کو کسی طرح کی (ظلی یا

بروزی) نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر، کافر، مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

پہلی آیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا" ترجمہ: کنز الایمان: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے پچھلے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (سورۃ الاحزاب، الآیۃ:40)

صدر الافاضل حضرت العلام نعیم الدین مراد آبادرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی آخرُ الانبیاء کہ نبوت آپ پر ختم ہوگئی آپ کی نبوت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی حتی کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اگرچہ نبوت پہلے پا چکے ہیں مگر نزول کے بعد شریعتِ محمدیہ پر عامل ہوں گے اور اسی شریعت پر حکم کریں گے اور آپ ہی کے قبلہ یعنی کعبہ معظمہ کی طرف نماز

پڑھیں گے، حضور کا آخرُالانبیاء ہونا قطعی ہے، نصِ قرآنی بھی اس میں وارد ہے اور صحاح کی بکثرت احادیثِ تو حدِ تواتر تک پہنچتی ہیں۔ ان سب سے ثابت ہے کہ حضور سب سے پچھلے نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں جو حضور کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے، وہ ختمِ نبوت کا منکِر اور کافِر خارج از اسلام ہے۔

(خزائن العرفان، سورۃ الاحزاب، الآیۃ:40)

یاد رہے خاتم النبیین کے معنٰی میں وقت کالحاظ کرنا ضروری ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی معنی کے لحاظ سے آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کسی نبی کی کوئی گنجائش باقی نہیں ہے ،امتِ مسلمہ نے ہمیشہ ان لوگوں کے خلاف جہاد کیا اور ان کے ناپاک اجسام سے صفحۂ ہستی کو پاک کیا جنہوں نے ختمِ نبوت کے اس معنی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا۔خالقِ کائنات نے قرآن مجید کے متعدد مقامات پر اس حقیقیت کو بیان فرمایا ہے کہ جو بھی ختم نبوت کا منکر ہے وہ پکا کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

ہمارے ہاں اس معنی کے منکریں کو قادیانی کہتے ہے ،ان لوگوں کو احمدی بھی کہا جاتا ہیں ، مرزائی بھی کہتے ہیں اور بعض ان کو غلامیہ بھی کہتے ہیں۔ان لوگوں کے جھوٹے مدعیءِ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی سمیت ان سب کا حکم کفر کا ہے ،ہر لحاظ سے ان سے اجتناب ضروری ہے اور ان کی تکفیر کا عقیدہ ایمان کا لازمی جز ہے۔

خاتم النبیین کا معنی بیان کرتے ہوئے شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں:"گفتہ اند معنی خاتم النبیین آن است کہ رب العزت نبوت ھمہ انبیاء جمع کرد ودلِ مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم را معدن آن کرد و مہر برآن نہاد تا ھیچ دشمن بموضع نبوت راہ نیافت نہ ھوائے نفس نہ وسوسہ شیطان"ترجمہ: محققین نے خاتم النبیین کا معنٰی یہ بیان کیا ہے کہ اللہ رب العزت نے تمام انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کو جمع کر کے مصطفٰی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے مبارک دل میں رکھ دی اور آپ کے دل کو اس نبوت کیلئے معدن قرار دے دیا اور نبوت

کو دل میں رکھنے کے بعد مہر لگا دی تاکہ کسی دشمن کو نبوت کی چوری کی توفیق نہ ہو سکے اور نہ نفس کی خواہش کو راستہ ملے اور نہ ہی شیطان کے وسوسے کو راستہ ملے سکے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ا

للہ عزوجل سچا اور اس کا کلام سچا، مسلمان پر جس طرح "لا الٰہ الا اللہ "ماننا " اللہ سبحانہ وتعالیٰ" کو احد صمد لا شریک لہ جاننا فرضِ اوّل ومناط ایمان ہے یونہی محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً محال وباطل جاننا فرض اجل وجزء ایقان ہے "ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین"(ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پچھلے)نص قطعی قرآن ہے، اس کا منکر نہ منکر بلکہ شبہ کرنے والا نہ شاک کہ ادنی ضعیف احتمال خفیف سے توہّم خلاف رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران (ہمیشہ کیلئے جہنمی) ہے، نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ

بھی کافر، جو اس کے کافر ہونے میں شک و تردّد کو راہ دے وہ بھی کافر بَیِّنُ الکافر جلی الکفران (یعنی واضح کافر اور اس کا کفر روشن) ہے۔

(فتاوٰی رضویہ، ج15، ص126)

اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین فرمایا، خاتم المرسلین نہیں:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مذکورہ آیت میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں منصب بیان فرمائے ،رسالت کا منصب بھی بیان فرمایااور نبوت کا منصب بھی، مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاتم ہونے کو بیان کرنے کیلئے خاتم النبیین فرمایا، خاتم المرسلین نہیں فرمایا۔اسی وجہ سے عرفِ عام میں لفظ ختمِ نبوت بولا جاتا ہے ختمِ رسالت نہیں بولا جاتا، اگرچہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نہ تو کوئی نبی آسکتا ہے اور نہ ہی کوئی رسول آسکتا ہے ۔لیکن عمومی طور پر ختمِ نبوت اس آیت کی وجہ سے بولا جاتا ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ اللہ جل وعلا بطریقِ کمال نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ کے بعد کسی بھی بنی کے آنے کی ہر طرح نفی کرنا چاہتے ہیں

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کو مبالغہ اور تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

چنانچہ علمِ منطق کا ایک قانوں ہے کہ عام کی نفی سے خاص کی نفی ہو جاتی ہے لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی نہیں ہوتی جیسے ایک ہے نبی ہونا اور دوسرا ہے رسول ہونا ان میں نبوت عام ہے اور رسالت خاص ہے ،اس طرح کہ جو بھی رسول ہوتا ہے وہ نبی ضرور ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو بھی نبی ہو وہ رسول بھی ہو بلکہ کبھی وہ رسول ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا۔

اس کی مثال اس طرح سمجھی جاسکتی ہے کہ ایک ہے پنجابی ہونا اور ایک ہے پاکستانی ہونا، پاکستانی ہونا عام ہے اور پنجابی ہونا خاص ہے ، اگر یہ کہا جائے کہ فلاں شخص پنجابی نہیں تو اس کے پاکستانی ہونے کی نفی نہیں ہوتی ، کیونکہ ممکن ہے کہ وہ پنجابی نہ ہو، سندھی ہو یا بلوچی ہو یا کشمیری ہو، لیکن جس جب ہم یہ کہیں کہ وہ پاکستانی نہیں تو اس سے سب کی نفی ہو جائے گی کہ وہ بلوچی بھی نہیں، پنجابی

بھی نہیں، سرائیکی بھی نہیں اور سندھی بھی نہیں، ایسے ہی نبی اور رسول کے مسئلہ کو سمجھنا ہے کہ نبی کی نفی سے رسول کی نفی ہو جاتی ہے لیکن رسول کی نفی سے نبی کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ عام کی نفی سے خاص کی نفی ہو جاتی ہے لیکن خاص کی نفی سے عام کی نفی نہیں ہوتی۔

لہذا اگر رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان بیان کرتے ہوئے یہ کہا جاتا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تم میں کسی کے باپ نہیں وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور وہ خاتم المرسلین ہیں، تو یہ وہم پڑ سکتا تھا کہ آپ کے بعد کوئی رسول تو نہیں آسکتا، شاید کوئی نبی آسکتا ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا تو جب نبوت کی نفی ہو گی تو رسالت کی بطریق اولیٰ نفی ہو جائے گی، کہ جب آپ کے بعد کو نبی نہیں آسکتا تو رسول کس طرح آسکتا ہے۔ اس انداز میں مبالغے کے ساتھ نفی کرنے کیلئے خاتم النبیین فرمایا، اور عام کی نفی فرمائی تاکہ اس کے ذریعے سے خاص کی بھی نفی ہو جائے۔

اگر خاص کی نفی کی جاتی تو پھر عام کی گنجائش باقی رہتی لیکن اللہ تعالیٰ نے ابتداءً ہی عام کی نفی فرمادی اور یہ علان فرمادیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بعد کوئی نبی ہی نہیں ہو سکتا، تو اب طریق اولیٰ واضح ہو گیا کہ جب کسی نبی کی گنجائش نہیں تو رسول کی گنجائش کس طرح پیدا ہو سکتی ہے، لہذا خالق کائنات جل وعلا نے کمال طریقے سے ختمِ نبوت کے مضمون کو واضح کیا ہے۔

دوسری آیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

"وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ" (سورۃ آلِ عمران، آیۃ:81)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ

رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔

صدر الافاضل حضرت العلام نعیم الدین مراد آباد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ: حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کے بعد جس کسی کو نبوت عطا فرمائی ان سے سیدِ انبیاء محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت عہد لیا اور ان انبیاء نے اپنی قوموں سے عہد لیا کہ اگر ان کی حیات میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی نصرت کریں اس سے ثابت ہوا کہ حضور تمام انبیاء میں سب سے افضل ہیں۔

(خزائن العرفان، سورۃ آل عمران، الایۃ: 81)

اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے عالمِ اراح میں تمام انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام کو جمع فرمایا اور ان سب سے عہد لیا کہ جب میں باری باری تمھیں بھیجوں گا، تمھیں کتاب بھی دوں گا، تمھیں حکمت بھی عطا کروں گا اور تم اپنی اپنی نبوت کا اعلان کروگے اور نبوت کے منصب پر فیض ہو جاؤ گے اور جب تم سب اپنی اپنی باری مکمل کر بیٹھو گے اور تم سب کی نبوت کا زمانہ گزر جائے گا پھر اس وقت تمھارے پاس میرے محبوب تشریف لائیں گے، ان کی شان یہ ہو گی کہ وہ اس سب کی تصدیق فرمائیں گے جو کچھ تم سب کو دے کر مبعوث کیا گیا ہو گا اور اُن پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید اس سب کی تصدیق کرنے والا ہو گی جو کچھ پہلے آچکا ہو گا، تو اے انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام کی جماعت تم سب نے ضرور بضرور ان پر ایمان بھی لانا ہے اور ضرور بالضرور ان کی مدد بھی کرنی ہے۔

اس آیت میں حرفِ عطف "ثم" نے یہ واضح کر دیا ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد کسی نبی کی

گنجائش نہیں ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبی کی آمد کی گنجائش ہوتی تو اسے بھی ضرور اس عہد میں شامل کر لیا جاتا، اس لئے کہ تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے عہد لیا جارہا تھا اور یہ کہا جارہا تھا کہ تم سب پہلے بھیجے جاؤگے اور جب تم سب اپنی نبوت کا زمانہ مکمل کر چکے ہوگے، اس کے بعد میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائیں گے اور وہ اپنی نہ ختم ہونے والی نبوت اور رسالت کا اعلان فرمائیں گے۔

چنانچہ واضح طور پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس بات کا اعلان کر دیا ہے کہ جس کو بھی میں نے نبی بنانا ہے اس کو اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے بھیجوں گا پھر ان سب کے بعد اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مصدّق (تصدیق کرنے والا) بنا کر بھیجوں گا، اور آپ ان سب کی تصدیق فرمائین گے، کیونکہ آپ کے بعد کوئی نبی آ ہی نہیں سکتا، اس لئے اس کی تصدیق ہو نہیں سکتی، آپ سے پہلے جس جس نبی نے مبعوث ہونا ہو گا وہ مبعوث ہو چکا ہو گا

اس کے بعد آپ تشریف لائیں گے "ثم" کے حرف کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی کے آنے کا احتمال ہی ختم کر دیا کہ جب آپ جلوہ گر ہو نگے، اس وقت پہلے آنے والے سب نبیوں اور رسولوں کی تصدیق ہو گی، پھر کسی کے آنے کی گنجائش ہی باقی نہیں رہے گی۔

تو اس آیت میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو دوٹوک الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمادیا ہے کہ میرے محبوب ایسے رسول ہونگے جو تم سب رسولوں کی تصدیق کریں گے، جو تم سب نبیوں کی تصدیق کریں، جو تم پر نازل ہونے والی کتابوں کی تصدیق کریں گے، جو تم پر نازل ہونے والے صحیفوں کی تصدیق کریں گے۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آ گا اس لئے کہ اس کی تصدیق نہیں ہو سکی گی کیونکہ مصدق (تصدیق کرنے والے) تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔

لہذا اگر کوئی آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے بعد نبی ہوتا تو پھر آپ کا وصف یہ ہونا چاہیے تھا اور اللہ تعالیٰ پھر یہ فرماتے " ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ وَلِمَابَعۡدَ كُمۡ" کہ پھر ایسے رسول تشریف لائیں گے جو اس کی بھی تصدیق کریں گے جو تمہارے پاس ہے اور جو کچھ تمہارے بعد میں آئے گا اس کی بھی تصدیق کریں گے ۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوہری اور ڈبل تاکید کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت اور ختمِ نبوت کو واضح فرمادیا، کہ آپ اس وقت تشریف لائیں گے، جس وقت آپ سے پہلے جس نے آنا ہوگا وہ آچکا ہوگا اور آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول نہیں آئے گا۔

نیز اس آیت مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے عظیم فضائل بیان کئے گئے ہیں، اور اس آیت سے علماء کرام نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت کے بے شمار نکات

حاصل کئے ہیں، جن میں چند ایک پیش خدمت ہیں:

مذکورہ آیت سے حاصل ہونے والے نکات:

(1) اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان میں اللہ تعالیٰ نے محفل منعقد فرمائی، اور خود اس میں عظمتِ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو بیان کیا، اور اس کائنات کے مقدس ترین افراد انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام کو عظمتِ مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے سامعین کے طوت پر منتخب فرمایا۔

(2) اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اس کائنات کے وجود میں آنے سے پہلے رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر ہوا اور آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان بیان ہوئی۔

(3) اور اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمام نبیوں اور رسولوں کے نبی ہیں اس لئے کہ تمام انبیاء ومرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بطورِ خاص آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا حکم دیا گیا اور اس حکم کے بعد

باقاعدہ اس کا اقرار لیا گیا حالانکہ انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کسی حکمِ الٰہی سے انکار نہیں کرتے۔ نیز انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام نے اس اقرار کا باقاعدہ اعلان کیا اور اقرار کے بعد اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کو ایک دوسرے پر گواہ بنایا اور فرمایا کہ تمہارے اس اقرار پر میں خود بھی گواہ ہوں۔ نیز انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کا اقرار کرنے کے بعد اعراض کرنا متصور نہیں لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس اقرار کے بعد جو پھرے گا وہ نافرمانوں میں شمار ہو گا۔

تیسری آیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ"

ترجمہ کنز الایمان: تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جِلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور انکی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ(سورۃ الاعراف، آیۃ:158)

یعنی اے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آپ لوگوں سے فرمادیجئے کہ میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں ،ایسا نہیں کہ بعض لوگوں کا تو رسول ہوں اور بعض کا نہیں۔اور اس پر دلیل یہ ہے کہ جو رب آسمانوں اور زمین کا بادشاہت ہے اور ان کے تمام امور کا مالک وخالق ہے اسی رب نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے درمیان یہ اعلان کردوں کہ میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ اپنی تمام مخلوقات

کو زندہ کرنے والا اور انہیں موت دینے والا ہے اور جس کی یہ شان ہو تو وہ اس امر پر بھی قادر ہے کہ وہ اپنی مخلوق کی طرف کسی کو رسول بنا کر بھیج دے، لہٰذا تم اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ جن کا منصب یہ ہے کہ وہ نبی ہیں، کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اے لوگو تم ان کی غلامی اختیار کر لو اور وہ تمہیں جس کام کا حکم دیں اسے بجالاؤ اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو تا کہ تمہیں ہدایت نصیب ہو۔

(تفسیرِ خازن، سورۃ الاعراف، تحت الآیۃ:158)

اس آیت میں (الناس) کے ساتھ جو خطاب کیا گیا ہے یہ اس وقت کے لوگوں کیلئے بھی تھا اور جو دو یا تین صدیاں بعد میں پیدا ہونے والے تھے ان کیلئے بھی تھا اور جو دس صدیاں بعد میں پیدا ہونے والے تھے ان کیلئے بھی تھا اور جو قیامت تک پیدا ہونے والے ہیں ان کیلئے بھی، سب کو (الناس) میں بیان کر دیا گیا اور نبی اکرم صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حکم دے دیا گیا کہ آپ موجودہ اور قیامت تک پیدا ہونے والی جمیع انسانیت کیلئے اعلان فرمادیں کہ مجھے میرے رب نے ایک دوصدیوں کا ہی رسول نہیں نبایا، بلکہ میرے رب نے مجھے ساری انسانیت کیلئے قیامت تک رسول بناکر بھیجا ہے۔ چنانچہ اس آیت نے بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ الہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی کے آنے کی گنجائش بالکل ختم کردی ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سارے لوگوں کیلئے قیامت تک رسول ہے۔

صدر الافاضل حضرت العلام نعیم الدین مراد آباد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ: یہ آیت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عمومِ رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام خلق کے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی اُمّت۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے حضور فرماتے ہیں پانچ چیزیں مجھے ایسی عطا ہوئیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ ملیں۔(1) ہر نبی خاص قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا اور میں سُرخ و سیاہ کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔(2) میرے لئے غنیمتیں حلال کی

گئیں اور مجھ سے پہلے کسی کے لئے نہیں ہوئی تھیں۔(3)میرے لئے زمین پاک اور پاک کرنے والی (قابلِ تَیَمُّم)اور مسجد کی گئی جس کسی کو کہیں نماز کا وقت آئے وہیں پڑھ لے ۔ (4) دشمن پر ایک ماہ کی مَسافت تک میرا رُعب ڈال کر میری مدد فرمائی گئی ۔ (5) اور مجھے شفاعت عنایت کی گئی۔ مسلم شریف کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ میں تمام خَلق کی طرف رسول بنایا گیااور میرے ساتھ انبیاء ختم کئے گئے۔

(خزائن العرفان، سورۃ الاعراف، الایۃ:158)

چوتھی آیت:

اللہ تعالی کا فرمانِ مبارک ہے۔

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ نَذِيْرًا وَّ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ "(سورۃ سبا، آیۃ:28)

ترجمہ کنزالایماں:اور اے محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے

یعنی اے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہم نے آپ کو صرف آپ کی قوم کے لوگوں کی طرف ہی رسول بنا کر نہیں بھیجا بلکہ ہم نے آپ کو عربی ، عجمی، شہری ، دیہاتی ، آزاد ، غلام ، گورے ، کالے، بچے، جوان ، بوڑھے، مرد وعورت تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور ایمان والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی خوشخبری دینے والا اور کافروں کیلئے اس کے عدل وانصاف اور عذاب کا ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن بہت سے لوگ اس بات کو نہیں جانتے اور اپنی جہالت کی وجہ سے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی مخالفت کرتے ہیں اور آپ پر ایمان نہیں لاتے۔

(تفسیر روح البیان، سورۂ سبا، تحت الآیۃ:58)

رسولِ اکرم ﷺ کی رسالت عامہ کا بیام:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت عامّہ ہے تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا پچھلے سب کے لئے آپ

رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمّتی۔ بخاری و مسلم کی حدیث ہے سید عالم علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں مجھے پانچ چیزیں ایسی عطا فرمائی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ دی گئیں (1) ایک ماہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی (2) تمام زمین میرے لئے مسجد اور پاک کی گئی کہ جہاں میرے اُمّتی کو نماز کا وقت ہو نماز پڑھے (3) اور میرے لئے غنیمتیں حلال کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہ تھیں (4) اور مجھے مرتبۂ شفاعت عطا کیا گیا (5) اور انبیاء خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے اور میں تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا۔ حدیث میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائلِ مخصوصہ کا بیان ہے جن میں سے ایک آپ کی رسالتِ عامّہ ہے جو تمام جن وانس کو شامل ہے خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام خلق کے رسول ہیں اور یہ مرتبہ خاص آپ کا ہے جو قرآنِ کریم کی آیات اور احادیثِ کثیرہ سے ثابت ہے سورۂ فرقان کی ابتداء میں بھی اس کا بیان گزر چکا ہے۔

(خزائن العرفان، سورۃ سبا، الایۃ:28)

چنانچہ اس آیت میں بھی رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی رسالت عامہ کو بیان کیا گیاہے اور اس حقیقت کو واضح کیا گیا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی رسالت کسی ایک زمانے میں کسی ایک بستی یا کسی ایک ملک کیلئے نہیں ہے، بلکہ بعد میں آنے والے تمام زمانوں میں جمیع انسانوں کیلئے ہیں۔ لہذا اس آیت میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ اٰلہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی یا رسول کے آنے کی گنجائش بالکل ختم کر دی ہے۔

پانچویں آیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ" (سورۃ الانبیاء، آیۃ:107)

ترجمہ: کنز الایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

یعنی رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم دنیااور آخرت دونوں کے لئے رحمت ہیں ، نبیوں، رسولوں اور فرشتوں علیھم الصلوٰۃ والسلام سب کے لئے رحمت ہیں، عالمِ ارواح ،عالمِ شہادت ،عالمِ برزخ ،عالمِ محشراور عالم عقبیٰ کے لئے رحمت ہیں ،جنّات اور انسانوں کے لئے رحمت ہیں، مومن و کافر کے لئے رحمت ہیں ، حیوانات، نباتات اور جمادات کے لئے رحمت ہیں الغرض عالم میں جتنی چیزیں داخل ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب کے لئے سراپائے رحمت ہیں۔ ایسا نہیں کہ ایک دوصدی تو آپ کی رحمت کے سائے میں ہو اور ان کی مشکلات کا اور ان کی ہدایت کا ذمہ آپ کے لئے ہو اور بعد میں کسی اور کی ڈیوٹی لگنی ہو، خالق کائنات جل وعلا فرماتے ہیں، نہیں نہیں ہم نے آپ کو ہمیشہ کیلئے اور تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے ،پہلے جتنے بھی جہان گذر چکے ان میں بھی رحمت آپ ہی کی تھی لیکن اس وقت آپ کا ظہور نہیں ہوا تھا اس لئے نبوت پہلے انبیاء علیھم الصلوٰۃ والسلام کو ملتی رہی، لیکن اب جب آپ

کا ظہور ہو گیا ہے اور آپ کائنات میں جلوہ گر ہو گئے ہیں تو اب جتنے جہان بعد میں آنے والے ہیں ان سب کو آپ کی رحمت محیط ہے ،لہٰذا آگے کسی اور نبی کی گنجائش نہیں رہی اور اب آپ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضاخان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں:

"عالَم" ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء وملائکہ سب داخل ہیں۔ تولاجرَم حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان سب پر رحمت ونعمت رب الارباب ہوئے ، اوروہ سب حضور کی سرکارعالی مدار سے بہرہ مند وفیضیاب ۔ اسی لئے اولیائے کاملین وعلمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ارض وسماء میں اولیٰ وآخرت میں دین ودنیا میں روح وجسم میں چھوٹی یابڑی ، بہت یاتھوڑی، جونعمت ودولت کسی کو ملی یااب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ میں جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے

گی۔"کما بیّنّاہ بتوفیق اللہ تعالٰی فی رسالتنا سلطنۃ المصطفٰی فی ملکوت کل الورٰی"۔(جیسا کہ ہم نے اس کو اللہ تعالٰی کی توفیق سے اپنے رسالہ "سلطنت المصطفٰی فی ملکوت الورٰی" میں بیان کیا ہے۔ ت)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے اس آیہ کریمہ کے تحت لکھا: "لما کان رحمۃ للعالمین لزم ان یکون افضل من کل العٰلمین قلت وادعاء التخصیص خروج عن الظاھر بلا دلیل وھو لایجوز عند عاقل فضلا عن فاضل واللہ الھادی" جب حضور تمام عالم کے لیے رحمت ہیں واجب ہوا کہ تمام ماسوائے اللہ سے افضل ہوں۔ میں کہتا ہوں تخصیص کا دعوٰی کرنا ظاہر سے بلا دلیل خروج ہے اور وہ کسی عاقل کے نزدیک جائز نہیں چہ جائیکہ کسی فاضل کے نزدیک۔ اور اللہ تعالٰی ہی ہدایت دینے والا ہے۔

(مفاتیح الغیب (التفسیر الکبیر) تحت الآیۃ ۲ /۲۵۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت ۶ /۱۶۵)

(فتاویٰ رضویہ: ج30، ص23)

صدر الافاضل حضرت العلام نعیم الدین مراد آباد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ: کوئی ہو جن ہو یا انس مؤمن ہو یا کافر۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور کا رحمت ہونا عام ہے ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا، مؤمن کے لئے تو آپ دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ کی بدولت تاخیرِ عذاب ہوئی اور "خَسۡف و مَسۡخ" اور اِستِیصال کے عذاب اٹھا دیئے گئے۔ تفسیرِ روح البیان میں اس آیت کی تفسیر میں اکابر کا یہ قول نقل کیا ہے کہ آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر رحمتِ مطلقہ تامّہ کاملہ عامہ شاملہ جامعہ محیطہ بہ جمیع مقیدات رحمتِ غیبیہ و شہادتِ علمیہ و عینیہ و وجودیہ و شہودیہ و سابقہ و لاحقہ و غیر ذلک تمام جہانوں کے لئے، عالمِ ارواح ہوں یا عالمِ اجسام،

ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔

(خزائن العرفان، سورۃ الانبیاء، الایۃ:107)

چنانچہ جب تمام جہانوں کیلئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رحمت ہونا لازم ہے اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی تمام جہان سے افضل ہیں تو آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول کیسے آسکتا ہے، لہٰذا اس آیت میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ الہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی یا رسول کے آنے کی گنجائش بالکل ختم کر دی ہے۔

چھٹی آیت:

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرَا"(سورۃ الفرقان، آیۃ:1)

ترجمہ کنزالایمان: بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر (یعنی سیدِ انبیاء محمدِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر) تاکہ سارے جہان کو ڈر سنانے والا ہو۔

یعنی وہ رب تعالیٰ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے خاص بندے حضرت محمدِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حق و باطل کے درمیان فرق کر دینے والی کتاب قرآن مجید نازل فرمائی تاکہ وہ اس کے ذریعے تمام جہان والوں کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے پر اس کے عذاب کا ڈر سُنائیں۔

صدر الافاضل حضرت العلام نعیم الدین مراد آباد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ: اس میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمومِ رسالت کا بیان ہے کہ آپ تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے جن ہوں یا بشر یا فرشتے یا دیگر مخلوقات سب آپ کے اُمّتی ہیں کیونکہ عالم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں اس میں یہ سب داخل ہیں ملائکہ کو اس سے خارج کرنا جیسا کہ جلالین میں شیخ

محلی سے اور کبیر میں امام رازی سے اور شعب الایمان میں بیہقی سے صادر ہوا بے دلیل ہے اور دعوئ اجماع غیر ثابت چنانچہ امام سبکی و بازری و ابنِ حزم و سیوطی نے اس کا تعاقب کیا اور خود امام رازی کو تسلیم ہے کہ عالَم ماسوی اللہ کو کہتے ہیں پس وہ تمام خَلق کو شامل ہے ملائکہ کو اس سے خارج کرنے پر کوئی دلیل نہیں علاوہ بریں مسلم شریف کی حدیث ہے "اُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَآفَّۃً" یعنی میں تمام خلق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا۔ علامہ علی قاری نے مرقات میں اس کی شرح میں فرمایا یعنی تمام موجودات کی طرف جن ہوں یا انسان یا فرشتے یا حیوانات یا جمادات۔ اس مسئلہ کی کامل تنقیح و تحقیق شرح وبسط کے ساتھ امام قسطلانی کی مواہبِ لدنیہ میں ہے۔

(خزائن العرفان، سورۃ الفرقان، الایۃ:1)

چنانچہ اس آیت میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کی رسالت عامہ کو بیان کرکے آپ کی حیثیت کو واضح کیا گیا کہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کسی ایک جہان کیلئے نہیں بلکہ تمام

جہانوں کیلئے اور کسی ایک زمانے کیلئے نہیں بلکہ بعد میں آنے والے تمام زمانوں کیلئے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ لہٰذا اس آیت میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ اٰلہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی یا رسول کے آنے کی گنجائش بالکل ختم کر دی ہے۔

ساتویں آیت:

اللہ تعالیٰ کا ارشادِ مبارک ہے

"وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ" (سورۃ الصف، الآیۃ:6)

ترجمہ کنزالایمان: اور یاد کرو جب عیسٰی بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت سناتا ہوا جو

میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب احمد ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے بولے یہ کُھلا جادو ہے۔

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا !اے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ذکر کرو اس وقت کا جب حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم سے فرمایا:اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں ، اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتاب تورات کی تصدیق کرتا ہوں اور دیگر کُتُبِ الٰہیہ کا اقرار واعتراف کرتا ہوں اور اپنے سے پہلے تشریف لانے والے تمام انبیاءِ کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہوں اور اس عظیم رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔ پھر جب وہ احمد کفار کے پاس روشن دلائل اور معجزات لے کر تشریف لائے تو وہ کہنے لگے ی یہ تو کھلا جادو ہے۔

صدر الافاضل حضرت العلام نعیم الدین مراد آباد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ: رسولِ کریم صلی اللہ علیہ

وآلہٖ وسلم کے حکم سے اصحابِ کرام نجاشی بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہی رسول ہیں جن کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی اگر امورِ سلطنت کی پابندیاں نہ ہوتیں تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کفش برداری کی خدمت بجالاتا۔

(ابوداؤد) حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ توریت میں سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صفت مذکور ہے اور یہ بھی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس مدفون ہوں گے۔ ابوداؤد مدنی نے کہا کہ روضۂ اقدس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(ترمذی) حضرت کعب احبار سے مروی ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا یاروحَ اللہ کیا ہمارے بعد اور کوئی امّت بھی ہے فرمایاہاں احمدِ مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امّت، وہ لوگ حکماء، علماء، ابرار واتقیاء ہیں اور فقہ میں نائبِ انبیاء ہیں اللہ تعالیٰ

سے تھوڑے رزق پر راضی اور اللہ تعالیٰ ان سے تھوڑے عمل پر راضی۔

(خزائن العرفان، سورۃ الصف، الایۃ:6)

قارئین کرام !اس آیت کے اسلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی اور نبی یا رسول کے آنے کی گنجائش باقی ہوتی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ انداز ہوتا کہ اے لوگو ! میں رسول بن کے آیا گیاہوں اور مجھ سے پہلے جتنی کتابیں ہیں، میں ان سب کی تصدیق کرتا ہوں اور جو نبی بعد میں آئے گا اس کا بھی اعلان کرتا ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے بعد انبیاء کے آنے کی نفی تو بار بار کی ہے، سیکڑوں احادیث میں ختم نبوت کا بیان موجود ہے، لیکن کسی ایک مقام پر بھی یہ نہیں فرمایا کہ میرے بعد کسی نبی یار سول نے آنا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لانے سے پہلے جب حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ اعلام فرمارہے ہیں اور پہلے انبیاء کی تصدیق کررہے ہیں اور بعد میں آنے والے نبی کی بشارت دے رہے ہیں، تو اگر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی یارسول نے آنا ہوتا تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ویسا ہی اعلان فرماتے جیسا حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا اور اگر آپ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو ایسی آیت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بھی نازل ہونی چاہئے تھی جیسی حضرت عیسی پر نازل ہوئی اور ایسا خطاب آپ کا اپنی امت کے سامنے بھی ہونا چاہئے تھا جیسا حضرت عیسیٰ نے اپنی سے فرمایا، لیکن کسی مقام پر ایسا ایک لفظ بھی موجود نہیں ہے، تو اس آیت کا اسلوب بھی ختم نبوت کی گواہی دے رہا ہے۔ اور اس آیت میں بھی نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ اٰلہ وسلم کے بعد کسی بھی نبی یارسول کے آنے کی گنجائش بالکل ختم کردی ہے۔

درج بالا آیت سے حاصل ہونے والے نکات:

(1) اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف بنی اسرائیل کے رسول ہیں جبکہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سارے عالَم کے رسول ہیں۔

(2) اس آیت سے معلوم ہوا کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے بعد صرف آپ کی بشارت دی ہے کسی اور نبی یا رسول کی بشارت نہیں دی۔

(3) اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ والا صفات اور آپ کا نام آپ کی تشریف آوری سے پہلے ہی مشہور ہو چکا تھا کیونکہ بنی اسرائیل کو باقاعدہ بتا دیا گیا تھا کہ اس امت کے بعد ایک عظیم نبی تشریف لائے گا جس کا نام احمد ہو گا۔

دعا:

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آخری سانس تک اس عقیدہ پر رکھے اور

تا حیات اس عقیدہ کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اسی عقیدہ کے بسبب ہم سب کی مغفرت فرمائے۔ آمین یارب العالمین بجاہ سید الانبیاءٔ والمرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

/BarviIslamicInfo 0345-6419442